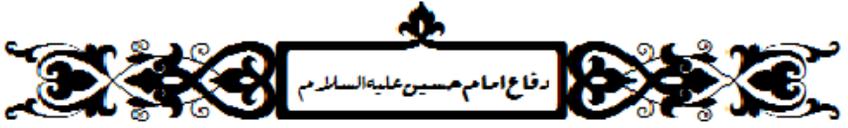


﴿شہادتِ امام حسین علیہ السلام کے اسلامی تاریخ پر اثرات﴾

اکسٹھ ہجری میں صحرائے کربلا میں پناہ ہونے والا بظاہر مختصر سا معرکہ گرچہ عاشورہ کے دن اختتام پذیر ہو گیا لیکن اپنے پیچھے نہایت ہی حیران کن اثرات چھوڑ گیا۔ اس مختصر سے معرکہ نے تاریخ کا دھارا ہی موڑ دیا۔ نہایت کم فہم و نادان ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت حسین علیہ السلام نے کربلا میں بے وجہ جان گنوا دی اس سے امت کو کچھ نہ ملا۔

یاد رہے:

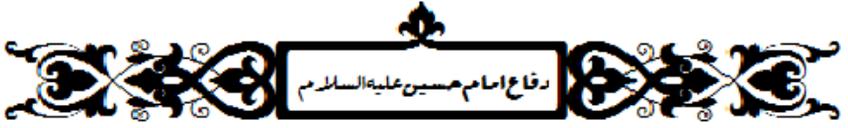
- نام نہاد مسلمان حکمرانوں کے خلاف جتنی بھی تحریکیں چلی ہیں۔ ان میں روح سیدنا حسین علیہ السلام کے خونِ شہادت نے ہی ڈالی ہے۔ جابر حکمرانوں کے خلاف اٹھنے



والی تحریکوں کی رگوں میں خون تاجدارِ کربلا علیہ السلام ہی کا
دوڑتا رہا۔

• جب بھی اہل حق نے اپنی بے سرو سامانی اور حکمران طبقے
کی طاقت و تسلط کو دیکھا، تو نظر قافلہ حسینی کی بے سرو
سامانی کی طرف ہی اٹھی۔ جب بے سرو سامانی نے پاؤں
کی زنجیر بننا چاہا تو صحرائے کربلا نے صدا لگائی کہ اگر آج
تم بے سرو ساماں ہو تو کیا ہوا، زہرا علیہا السلام کا لعل بھی بے
سرو سامانی کے عالم میں طاغوت سے ٹکرایا تھا۔

• اگر اس خیال نے پریشان کرنا چاہا کہ ہماری شہادت کے
بعد ہمارے اہل و عیال پر کیا گزرے گی تو دور سے
صحرائے کربلا کی آواز آئی! ایسے خیالات ابن حیدر کے
دل میں بھی آئے تھے لیکن انہوں نے اہل و عیال کو



سپرِ خدا کرتے ہوئے مقتل کی طرف قدم بڑھا دیئے
تھے۔

• اگر ضمیر خریدنے کی کوشش کی گئی تو سلطانِ کربلا کی خود
داری نے استقلال بخشا۔

• اگر شیطان نے پھسلانا چاہا کہ حکمرانانِ وقت مسلمان
ہیں ان کے خلاف کیوں اٹھتے ہو؟ تو تاریخِ کربلا کے
خون آلود اوراق نے جواب دیا! کہ یزید بھی مسلمان
ہونے کا دعویٰ دار تھا۔

